72364 ـ مال میں بہتر تصرف نہ کرنے والے خاوند کو وکیل بنانا

سوال

میرا سوال اپنے والد کے متعلق ہے جو بہت مالدار تھا، اور ہماری زندگی بہت اچھی گزر رہی تھی، لیکن اب وہ صرف ان دو فلیٹوں كا مالك ہے جو اس نے میری والدہ کے نام رجسٹری کروائے تھے، افسوس ہے کہ اور اب ولد صاحب ذمہ داری نبھانے کے قابل نہیں رہے، لیکن اس کے باوجود وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کے پاس مال ہے، اور وہ کوئی کام کرنے کا سوچتے بھی نہیں، اب ان کی عمر پچپن برس ہو چکی ہے.

افسوس ہے کہ میرے اعتراض کے باوجود میری والدہ نے ان دو فلیٹوں کا وکالت نامہ اور مختار عام اسے بنا دیا ہے، اس لیے کہ وہ میرے والد کی جانب سے ہی والدہ کو ملے تھے، جب میں والدہ کو کہتا ہوں کہ اس نے ایسا کیوں کیا ؟ تو جواب دیتی ہے: وہ اس کا مال ہے اور وہ اس میں تصرف کرنے میں آزاد ہے، میں کیا کروں ؟

کیا میں بھی ان کی مخالف ہو جاؤں کیونکہ خاندان کے سب لوگ ہی اس کے مخالف ہو چکے ہیں، اور اسے چھوڑ کر قطع تعلقی کر لی ہے کیونکہ وہ اپنا سارا مال گنوا بیٹھا ہے، تو وہ میرے بارہ میں کیا کہیگا ؟

وہ حق پر ہے، وہ بہت اچھا تھا اور ہمارے لیے کوئی بخل نہیں کرتا تھا، لیکن وہ یہ بھی کہتی ہے: اگر میں ایسا نہ کروں تو وہ مجھے طلاق دے دیگا، میں اس کے مخالف کیسے ہو سکتی ہوں، وہ ایك عصببیت والا شخص ہے، اس کے ساتھ مفاہمت کرنی مشکل ہے، آپ کی رائے کیا ہے آیا میری والدہ اس مسئلہ میں حق پر ہے ؟

اور کیا والدہ کو کوئی کام کرنا چاہیے، اور کیا وہ اس پر اعتماد نہ کرے ـ حالانکہ وہ ایسا نہیں کرنا چاہتی اور وہ کہتی ہے کہ وہ اس پر اعتماد کریگاـ ؟

اور اب اس نے ایك فلیٹ بھی فروخت کر دیا ہے، اور لوگوں پر اپنا مال دائیں بائیں خرچ کر رہا ہے، اور اسے یاد ہی نہیں کہ اس کے نو بیٹے بھی ہیں، حالانکہ والدہ ہماری متعلق اسے یاد بھی کراتی رہتی ہے، اس لیے کہ وہ ایك دوسرے علاقے میں اور ہم اور علاقے میں رہتے ہیں، کچھ دیرے کے لیے اسے سوچ آتی ہے، اور پھر وہ وہ ان پریشانیوں اورغم کو بھول کر اپنی خوابوں میں گم ہو جاتا ہے، قبل اس کے کہ وہ دوسرا فلیٹ بھی فروخت کر کے نادم ہو آپ کیا نصیحت کرتے ہیں ؟

اب میرے والد اور والدہ میں والد کے لا ابالی تصرفات کی بنا پر بہت زیادہ جھگڑا رہتا ہے، اور ہو سکتا ہے اس کا نتیجہ طلاق تك پہنچ جائے، میں یہ معلوم کرنا چاہتای ہوں کہ آیا میرا والد نفسیاتی مریض تو نہیں، یا اس کا کیا معاملہ ہے ؟ اور اس کے ساتھ کیا کیا جائے، میں بہت پریشان ہوں، میرا تعاون کریں کیونکہ خاندان بکھر جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے اور کسی کسی غیر نفع والی جگہ میں صرف کرنے سے منع فرمایا ہے.

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" اللہ تعالی نے تمہارے لیے تین چیزیں ناپسند کی ہیں: قیل و قال اور مال ضائع کرنا، اور کثرت سے سوال کرنا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1407) صحیح مسلم حدیث نمبر (593).

مال میں بہتر تصرف نہ کرنا، اور اسے برے طریقہ سے صرف کرنے کو اہل علم فساد شمار کرتے ہیں، جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں باب باندھتے ہوئے کہا ہے:

" باب ما ينهى عن اضاعة المال، وقول الله بتارك و تعالى: والله لايحب الفساد "

مال ضائع کرنے کی ممانعت اور اللہ تعالی کے فرمان: اور اللہ تعالی فساد کو پسند نہیں کرتا کے متعلق باب "

دیکھیں: فتح الباری (5 / 68).

اور بعض اوقات انسان عقل مند تو ہوتا ہے، لیکن اس کے باوجود وہ مال میں اچھا اور بہتر تصرف نہیں کر سکتا، بلکہ وہ مال ضائع کرتا اور اسے غیر نفع والی جگہوں میں صرف کرتا رہتا ہے، علماء کرام اسے سفیہ اور بےوقوف کا نام دیتے ہیں، تو ایسے شخص کو مال دینا جائز نہیں، بلکہ اسے مال میں تصرف کرنے سے روک دیا جائيگا کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور تم سفہاء اور بےوقوفوں کو اپنا وہ مال نہ دو جسے اللہ تعالی نے تمہاری گزران کا ذریعہ بنایا ہے النساء (5).

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ آیت سفیہ اور بےوقوف کو مال نہ دینے کے جواز پر دلالت کرتی؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

اور تم اپنا مال بے وقوفوں کو نہ دو .

اور یہ بھی فرمایا ہے:

اور اگر وہ شخص جس پر حق ہو وہ سفیہ اور بےوقوف ہو، یا کمزور .

تو جس طرح كمزور پر ولى ثابت كيا ہے، اسى طرح سفيہ اور بےوقوف پر بھى ولى ثابت كيا ہے، اور ضعيف كا معنى چھوٹے بچے كى طرف پلٹا ہے، اور سفيہ اور بے وقوف كا معنى كبير اور بالغ كى جانب " انتہى.

ديكھيں: تفسير قرطبى (5 / 30).

اور ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

قولہ تعالى: اور تم اپنا مال سفہاء اور بےوقوفوں كو مت دو..... الآية

طبرى رحمہ اللہ ـ سفہاء كے متعلق مفسرين كے اقوال بيان كرنے كے بعد ـ كہتے ہيں:

" اور ہمارے نزديك صحيح يہ ہے كہ يہ ہر سفيہ اور بےوقوف كے متعلق عام ہے، چاہے وہ چھوٹا ہو يا بڑا، اور مرد ہو يا عورت، اور سفيہ اور بےوقوف وہ ہوتا ہے جو مال ضائع كرے، اور اپنى برى تدبير كى بنا پر مال ختم كر كے ركھ دے " انتہى.

اور ابن حجر كا يہ بھى كہنا ہے:

" اور حجر يعنى ركاوٹ اور پابندى شريعت كى اصطلاح ميں يہ ہے كہ: مال ميں تصرف كرنے سے روك دينا، بعض اوقات تو يہ پابندى اس ليے لگائى جاتى ہے كہ اس ميں ہى اس شخص كے ليے مصلحت ہوتى ہے، اور بعض اوقات مال كى مصلحت كى بنا پر پابندى لگائى جاتى ہے، اور جمہور علماء كرام بڑے شخص پر بھى پابندى اور روك لگانے كے قائل ہيں " انتہى

ديكھيں: فتح البارى (5 / 68).

اس ليے اگر آپ كا والد مال ميں بہتر تصرف نہيں كر سكتا، بلكہ اسے غير نفع والى جگہوں ميں صرف كر كے ضائع كر رہا ہے تو اس پر پابندى لگانى واجب ہے، اور اسے مال دينا جائز نہيں، اور آپ كى والدہ كو چاہيے كہ جو وكالہ اور مختار نامہ ديا ہے اسے ختم كر دے، تا كہ آپ كے مال كى حفاظت ہو سكے، اور ضائع ہونے سے بچ رہے، اور تمہيں اس مال كى ضرورت بھى ہے.

اور آپ كو چاہيے كہ اپنے والد كو وعظ و نصيحت كريں، اور اچھى بات اور كلام سے اس كى راہنمائى كريں جو اسے مال ميں كوتاہى برتنے پر نادم كرے، اور وہ اپنے باقى ماندہ مال كى حفاظت كرنےلگے.

اسے آپ ان احاديث كے ساتھ ياد دہانى اور نصيحت كر سكتے ہيں جن ميں مال ضائع كرنے سے ڈانٹا گيا اور منع كيا گيا ہے، اور آپ اسے يہ ياد دلائيں كہ اللہ تعالى نے آپ كے كندھوں پر تمہارى پرورش اور خيال ركھنے كى ذمہ دارى

ڈالی ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" آدمی کے لیے گناہ بطور گناہ یہی کافی ہے کہ وہ اپنی گود میں پرورش پانے والوں کو ضائع کر دے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1692) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحي الترغيب حدیث نمبر (1965) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور شیخ عبد العظیم آبادی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" خطابی رحمہ اللہ کا کہنا ہے: اس سے مراد وہ افراد ہیں جن کا نان و نفقہ اس کے ذمہ ہے، اور معنی یہ ہوا کہ: گویا کہ صدقہ کرنے والے شخص کو یہ کہا جا رہا ہے کہ: اجروثواب حاصل کرنے کے لیے وہ مال صدقہ نہ کرو جو تمہارے اہل و عیال کے اخراجات سے زیادہ نہ ہو، کیونکہ یہ اجر آپ پر الٹ جائیگا، کیونکہ جب آپ انہیں ضائع کرینگے تو یہ اجر الٹ کر گناہ بن جائیگا " انتہی

دیکھیں: عون المعبود (5 / 76).

تو اگر یہ صدقہ کرنے والے کے حق میں ہے تو پھر اس کے علاوہ اس شخص کے متعلق کیسے ہو گا جو اپنا مال کسی ایسی جگہ ضائع کرے جس میں کوئی فائدہ نہ ہو.

واللہ اعلم .